B.A Part II Paper I

(Sub)

Dr. Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
D.A.L.M.V.D. College.

اردو ناول نگاری کا "آغاز و ارتقاء"

تہذیب اور ترقی کی راہ پر چلتی ہوئی دنیا میں ادب نے جب زندگی کے سماجی اثرات قبول کیے تو اس قبولیت کے اظہار کا بیا ظہر وسیلہ داستان کہانی یا قصہ بنا جو زماں و مکاں کے اثرات سے دو چار ہوکر ادب کی اس شکل میں دنیا کے سامنے آیا جسے ناول کہا جاتا ہے۔ اردو کی جدید نثری اصناف میں ناول ایک ترقی یافتہ صنف ہے۔ ناول کی صحیح تکمیل گرچہ یورپ جیسے ناولوں سے ہوئی ہے لیکن، انیسویں صدی کی چھٹی دہائی سے ہی اردو میں ناول نگاری کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا۔

پروفیسر احتشام حسین کا بیان ہے کہ "بہت سے لوگ نذیر احمد کو ناول نگار نہیں مانتے لیکن یہ محض اصطلاح کا جھگڑا ہے میں ان کی سماجی بصیرت اور تاریخی شعور پر نظر رکھ کر

اس اردو کا پہلا اور بہت اہم ناول نگار قرار دیا ہے

ڈپٹی نذیر احمد کے بعد جس ناول نگار کا نام سامنے آتا ہے

وہ (بلاشبہ) یقیناً پنڈت رتن ناتھ سرشار ہیں جو اپنے ناولوں

سیر کہسار، جام سرشار، کامنی اور فسانہ آزاد کی وجہ سے جانے جاتے

ہیں۔ بقول آل احمد سرور "سرشار نے بہت سی کتابیں

لکھی ہیں مگر فسانہ (آزاد میں) آزاد ہی ان کا شاہکار ہے۔ اسی وجہ

سے وہ زندہ ہیں۔ ان کی دوسری کتابیں ان کی وجہ سے زندہ ہے

بقول فراق گورکھپوری " وہ مٹی کے پیالہ میں پلاتے آب حیات

ایسی تخلیق پر دیکھا ضرور پڑے گا"۔ پروفیسر قمر رئیس نے لکھا ہے

"سرشار اردو کے پہلے ادیب ہیں جنہوں نے شعوری طور پر

ناول کے فن کو سمجھنے اور برتنے کی کوشش کی ہے اور ناول کی

تشکیل میں بعض اجزائے ترکیبی کا خیال رکھا ہے۔

Scanned with CamScanner

بیسویں صدی کے آغاز کے سال میں اردو ادب کے افق پر

نام محمود اور بسوانا ہے وہ پریم چند ہیں ان کا پہلا ناول "اسرار معابد"
اور افسانوں کا پہلا مجموعہ "سوز وطن" ہے پریم چند کے بعد سجاد
حیدر یلدرم، مجنوں گورکھپوری، قاضی عبدالغفار، ل احمد اکبر آبادی
نیاز فتح پوری، حجاب امتیاز علی تاج قابل ذکر ہیں ان کو عام
طور پر رومانوی تحریک سے وابستہ ادیب کہا جاتا ہے۔ رومانوی
ادیبوں کے یہاں ذہنی آزادی، انفرادی عمل، فکر و تخیل کی
آزادی، ماضی کا احیاء، اساطیری عناصر کی پیش کش اور خواب و خیال
اور تصورات میں کچھ کر لینے کا رجحان ملتا ہے

علی گڑھ تحریک کے بعد اور رومانوی تحریک کے قریب جو
تحریک سب سے زیادہ موثر بن کر سامنے آئی وہ ترقی پسند تحریک تھی
جس نے بہت کم وقت میں نہ صرف اردو بلکہ ہندوستان کی دیگر زبانوں
پر بھی اپنا اثر ڈالا۔ ترقی پسند تحریک کے مقاصد میں سماج
مساوات کی حمایت اور کسی بھی سطح پر ہونے والے

Scanned with CamScanner

(۴)

ظلم و جبر کی عکاسی افسانوں میں شامل تھی [illegible] میں

اردو افسانہ مختصر افسانہ طرازی میں پیدا ہوا افسانوں
میں رومانی جذبات کا اظہار ہو رہا تھا۔ شاعری میں گل و بلبل کے نغمے
گائے جا رہے تھے۔ اور تنقید محض تاثرات کے اظہار تک محدود تھی
ترقی پسند تحریک کے ذریعے ادبی منظر نامے پر ایک زبردست
تبدیلی آئی

ترقی پسند ادیبوں میں عصمت چغتائی ایک اہم
نام ہے، جنہوں نے "ٹیڑھی لکیر" میں آپ بیتی کی تکنیک سے
کام لیا ہے جبکہ اس نے مرکزی کردار شمن کی پیش کش
میں تحلیل نفسی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ٹیڑھی لکیر کے علاوہ "معصومہ"
اور "دل کی دنیا" کو ان کی نمائندہ تصانیف میں شمار ہوتا
میں عورت اور اس کے اندر پیدا ہونے والے انقلاب اور
بغاوت کی لہروں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے

Scanned with CamScanner

مغرب میں انیسویں صدی میں نئے علوم و فنون اور سائنسی ترقیوں کے نتیجے میں فکر و احساس کی ایک نئی لہر آئی جسے روشن خیالی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور جدیدیت یا Modernity کے رجحان سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ اس نے ترقی پسند تحریک کی سیاست زدگی نعرے بازی اور اجتماعیت سے گریز کرتے فرد کی زندگی اور اس کے داخلی و نفسی کوائف پر زور دیا اور مغرب کے نئے رجحانات کے زیر اثر افسانوی ادب میں تجربے کیے

اردو ناول فرد اور سماج کے پیہم رفتار ترقیوں اور تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ اور مسدود رہا ہے

حالیہ عرصے کے اردو ناولوں میں فرد نگاری کا پہلو قدرے کمزور ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ ناول صورت حال کی عکاسی تو کرتے ہیں لیکن فرد کے حوالے سے نہ کہ اجتماعی صورت حال کو موضوع بناتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

یہی وجہ ہے کہ ان ناولوں میں امراؤ جان ادا جیسی
یادوں جیسے کردار نہیں ملتے۔ پھر بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ
اردو ناول نگاری کی موجودہ صورتِ حال کافی حوصلہ افزائی
ہے۔ اور توقع کی جا سکتی ہے کہ آنے والے دنوں میں اچھے ناول
لکھے جاتے رہیں گے۔

Shahnaj Ara.